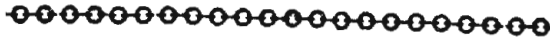


## قطعہ سال رحلت



انشاء العلماء شریفین، مولانا عبدالحق بانی و مہتمم دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک

حافظ محمد ابراہیم فانی، مدرس دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک

ماجر اکیا ہو گیا یہ یا الہ العالین  
 اک صغیر ماتم بھی ہے اس محیط ارض پر  
 کس قدر اُلجھی ہوئی ہے وادریغا زلفِ شام  
 گلستانِ دہر پر گویا چسلی بادِ سموم  
 قندمِ حسرت میں ڈوبی ہے یہ ساری کائنات  
 شوقِ گریبانِ جگر ہے حامنِ دل تازنار  
 عالمِ اسلام ہے ماتم کسناں باخونِ دل  
 دیکھتا ہوں میں یہاں ہر شے ہے مصروفِ بکا  
 آج اس دنیا سے وہ عیسیٰ نفسِ رخصت ہوا  
 کر گیا وقتِ یتیمی آہ یہ دارالحدیث  
 آپ پر تنہا نہیں ٹوٹا یہ کوہِ درد و غم  
 کون ہوگا ملتِ بعینہ کا ایسا حسدی خواں  
 ہاتھِ عینی نے مجھ سے یوں کہا سالِ وقت  
 مل گیا ان کو "مکان" اعلیٰ "بجنت" مرعبا

کیا یہ سستا ہوں مجھے اب بھی نہیں آتا یقین  
 "آسمانِ راحق بود گر خوں بسا برد بر زمین"  
 صبح کے چمکے پہ اللہ نور کا سزا نہ نہیں  
 اور بزمِ گلکشاں ہے دیکھ پڑ مردہ جہیں  
 نالہ ریز و نوحہ زن ہے حسرتا چرخِ بریں  
 ہر طرف ہے شور گریہ ہر نفسِ اندوہ گیس  
 اٹ قیامت اک بپا ہے آج بروئے زمیں  
 داستانِ دردِ دل کیسے سناؤں ہم نشین  
 ذات جس کی تھی فتنائے ذاتِ خستہ المرسلین  
 زخمِ دل کا ہو مداوا یہ تو ممکن ہی نہیں  
 ہائے مولانا سمیع الحق مدیر بہتسریں  
 ہو گئے اب بے سہارا مصطفیٰ کے جانشین  
 رُو رہا ہے جن پہ تو باخونِ جاں قلبِ حزین  
 آگئی آوازِ حق یوں "فادِ خلوہا خالدیہ"

۱۳۲۲

ہم نشینِ رحمتِ یزدال ہے روحِ پاک او  
 یہ دلِ ویراں ہے فانی ان کی یادوں کا امیں

